# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فرض نماز کے بعد دعا کی شرعی حیثیت

**سوال:**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا کرنا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں کچھ لوگ ہیں جو اہلحدیث کہلاتے ہیں وہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا انکار کرتے ہیں اور اس کو بدعت کہتے ہیں

اگر فرض نماز کے بعد کی دعا کے ثبوت پر ان کے اکابر کی کتب سے حوالے مل جائیں بہت نوازش ہو گی

**سائل:** محمد حمزہ۔ مولمین، برما

+959261448484

**جواب:**

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

احادیث میں دعا کی قبولیت کے کئی مقامات ذکر کیے گئے ہیں اسی طرح فرض نماز کے بعد دعا کرنا ثابت ہے۔ فرض نمازوں کے بعد کے اوقات حدیث شریف کے مطابق قبولیتِ دعا کے اوقات ہیں چنانچہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ:

أيُّ الدُّعاءِ أَسْمَعُ ؟ قَالَ: ((جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَواتِ المَكْتُوباتِ))

رواہ الترمذي، وقال: (حدیث حسن)

**ترجمہ:**

کس وقت کی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصّہ کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔

عن العرباض بن ساریہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفریضة فله دعوة مستجابة ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث:647

**ترجمہ:**

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی فرض نماز پڑھے (اور دل سے دعا کرے) تو اس کی دعا قبول ہے اور جو آدمی قرآن مجید ختم کرے اور دعا کرے تو اس کی بھی دعا قبول ہے۔

فرائض کے بعد دعا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین سے ثابت ہے۔

متعدّد احادیث میں فرض نماز کے بعد دعا کی ترغیب و تعلیم دی گئی ہے اور ہاتھ اٹھانے کو دعا کے آداب میں سے شمار کیا گیا ہے۔

1: سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

قيل لِرسولِ اللهِ صلی الله عليه وسلم -: أيُّ الدُّعاءِ أَسْمَعُ ؟ قَالَ: ((جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَواتِ المَكْتُوباتِ))

رواہ الترمذي، وقال: (حدیث حسن)

**ترجمہ:**

عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم" کس وقت کی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصّہ کی

دعااور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔

:2 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بَشَرٌ.

مسند احمد: رقم الحدیث:26218

ترجمہ:

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا کہ اے اللہ! میں تو بشر ہوں۔

:3 سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما؛ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں:

إِذَا دَعَوْتَ اللهَ فَادْعُ اللهَ بِبَطْنِ كَفَّيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا فإذا فرغت فامسح بهما وجهك

جامع الاحادیث: رقم الحدیث 1936

ترجمہ:

جب آپ اللہ سے دعا کریں تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصّہ کی طرف سے کریں، اپنی ہتھیلیوں کی پشت سے نہ کریں اور جب آپ دعا سے فارغ ہو جائیں تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیں۔

مذکورہ تینوں احادیث (اور اسی طرح دیگر احادیث) سے ثابت ہوا کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز اور مستحب ہے۔ اسے خلافِ سنّت عمل قرار دینا درست نہیں۔ کیوں کہ یہ بالکل واضح سی بات ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرض نماز کے بعد دعا کرنے کی ترغیب دی ہے اور عملاً فرض نماز کے بعد دعا فرمائی بھی ہے تو مقتدی حضرات یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیسے دعا نہیں کرتے ہوں گے؟ چنانچہ نماز کے بعد امام و مقتدی سب کے لیے دعا کرنا مستحب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔

عن محمد بن أبي يحيى، قال: رأيت عبد الله بن الزبير ورأى رجلاً رافعاً يديه بدعوات قبل أن يفرغ من صلاته، فلما فرغ منها، قال: «إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يرفع يديه حتى يفرغ من صلاته».

(المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث:324)

ترجمہ:

حضرت محمد بن یحیٰی اسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک نماز سے فارغ نہ ہوتے اس وقت تک (دعا کے لیے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے (لہٰذا تم بھی ایسا ہی کرو)

اس حدیث سے نماز کے بعد دعا کرنا اور اس دعا میں ہاتھ اٹھانا دونوں چیزیں ثابت ہوئیں۔

عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ دبر الصلاة اللهم انى اعوذ بك من الجبن واعوذبك من ان ارادالى ارذل العمر واعوذبك من فتنة الدنيا واعوذبك من عذاب القبر

صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد

ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان الفاظ کے ذریعے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے، اے اللہ ہمیں بزدلی، ناکارہ عمر کی طرف لوٹ کر جانے، دنیاوی فتنے اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

عن ابی بکرہ رضی الله عنه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن دبر كل صلاة اللهم انى اعوذبك من

الکفر والفقر وعذاب القبر

مستدرک الحاکم: ج 1 ص 253۔ سنن نسائی۔ کتاب السھو، باب تعوذ فی دبر الصلاۃ

اس امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے اس کو حدیث حسن کہا ہے۔

مذکورہ روایات میں نماز کے بعد کو "دبر کل صلاۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

نماز کے بعد امام اور مقتدی دونوں آہستہ دعا مانگیں دعا میں اصل اخفاء ہے: جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ.انہ لا یحب المعتدین

اعراف:55

ترجمہ:

اے بندے اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے سے دعا کرو (زور سے دعا کرنا حد سے بڑھنا ہے) اور اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم انکم لیس تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعاً و قریباً وھو معکم

صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد، باب غزوہ خیبر صحیح مسلم۔ باب استحباب حفض الصوت بالذکر

ترجمہ:

اے لوگوں اپنی جانوں پر رحم کرو تم اس ذات کو نہیں پکار رہے جو بہرہ اور غائب ہے بلکہ تم سمیع اور قریب ذات کو پکار رہے ہو اور وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔

عن زھری قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ عند صدرہ فی الدعاء ثم یمسح بھما وجھہ

مصنف عبد الرزاق۔ باب رفع الیدین فی الدعاء

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے کے سامنے تک اٹھاتے تھے اور پھر (دعا سے فارغ ہو کر) دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر پھیر لیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے دعا کے وقت اپنے ہاتھوں کا سینے تک اٹھانا اور اختتام پر دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیرنا ثابت ہوا۔

اس طرح کی روایات کے پیش نظر فقہاء کرام نے فرمایا کہ مستحب یہ ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے کے سامنے تک اٹھائے اور ہاتھوں کا رخ آسمان کی طرف ہو اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔

**محدثین کرام سے نماز کے بعد دعا کا ثبوت**

(1): امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب باندھا ہے

باب الدعاء بعد الصلاۃ

بخاری۔ کتاب الدعوات

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ علیہ اس باب کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

قولہ (باب الدعاء بعد الصلاۃ) ای المکتوبۃ وفی ھذہ الترجمۃ رد علی من زعم ان الدعاء بعد الصلاۃ لا یشرع

فتح الباری۔ کتاب الدعوات

ترجمہ:

امام بخاری کا یہ باب (نماز کے بعد دعا) یعنی فرض نماز کے بعد دعا کے بارے میں ہے امام بخاری کا یہ باب قائم کرنے میں ان لوگوں کا رد ہے جن کا

گمان یہ ہے کہ نماز کے بعد شرعاً دعا ثابت نہیں

(2): مشہور محدّث امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"الدعاء للامام والمأموم والمنفرد وهو مستحب عقب كل الصلوات بلا خلاف"

المجموع شرح المہذب للامام النووی، باب فرع استحباب الذکر والدعاء للامام والماموم

ترجمہ:

نمازوں کے بعد دعا کرنا بغیر کسی اختلاف کے مستحب ہے، امام کے لیے بھی، مقتدی کے لیے بھی اور منفرد کے لیے بھی۔

اس طرح کی روایات اور محدثین وفقہاء کرام کی آراء فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کے ثبوت واستحباب کے لیے کافی ہیں۔ اس لیے نماز کے بعد دعا پر نکیر کرنا یا اسے بدعت کہنا درست نہیں لیکن اسے سنتِ مستمرہ دائمہ کہنا مشکل ہے، اس کو ضروری اور لازم سمجھ کر کرنا اور نہ کرنے والوں پر طعن و تشنیع کرنا بھی درست نہیں۔ اور یہ دعا سراً افضل ہے، البتہ تعلیم کی غرض سے کبھی کبھار امام جہراً بھی دعا کرا سکتا ہے۔

ملحوظہ: جو لوگ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو بدعت اور خلافِ سنّت کہتے ہیں ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ خود ان کے مسلک کے بزرگوں نے اس عمل کو جائز قرار دیا ہے۔

1: عبد الرحمٰن مبارک پوری صاحب لکھتے ہیں۔

" قلت القول الراجح عندي أن رفع اليدين في الدعاء بعد الصلاة جائز لو فعله أحد لا بأس عليه إن شاء الله تعالى.

تحفۃ الاحوذی۔ باب مایقول اذا سلم من الصلوٰۃ

ترجمہ:

میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ نماز کے بعد دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔ اگر کوئی یہ عمل کرے تو اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی حرج نہیں۔

2: نواب صدیق حسن خان کے حوالے سے ابو مسعود عبد الجبار سلفی لکھتے ہیں۔

"والحاصل ان رفع اليدين في الدعاء ايّ دعاء كان و في ايّ وقت كان بعد الصلوٰة او غيرها ادب من احسن الآداب دلّت عليه الاحاديث عموماً و خصوصاً الخ

ترجمہ:

خلاصہ یہ ہے کہ دعا خواہ کوئی بھی ہو اور کسی وقت میں ہو، نماز کے بعد ہو یا اس علاوہ، اس میں ہاتھ اٹھانا بہترین ادب ہے۔ اس مسئلہ پر عام اور خاص احادیث دلالت کرتی ہیں۔

☆: نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

"صاحب فہم پر مخفی نہ رہے کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کے دعا مانگنا جائز و مستحب ہے۔

فتاویٰ نذیریہ جلد 1 صفحہ 566

☆: ابو الوفاء ثناء اللہ امر تسری صاحب لکھتے ہیں:

"ان احادیث سے بعد نماز فرض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا قولاً و فعلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا۔"

فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 505

☆: عبد الجبار سلفی صاحب نے 131 صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام انہوں نے "نماز کے بعد دعائے اجتماعی اور طائفہ منصورہ کا مسلکِ اعتدال" رکھا ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کو دلائل اور اپنے غیر مقلد اکابرین حضرات کے فتاویٰ جات سے ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ کتاب کے "پیش لفظ" میں لکھا ہے۔ "مرتّب کتاب کے نزدیک فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کا جواز سنّت اور احادیث سے ملتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا پر نکیر کرنا یا اسے بدعت کہنا درست نہیں لیکن اسے سنتِ مستمرہ دائمہ کہنا مشکل ہے، اس کو ضروری اور لازم سمجھ کر کرنا اور نہ کرنے والوں پر طعن و تشنیع کرنا بھی درست نہیں

**واللہ اعلم بالصواب**

14 جنوری 2020ء